حوالہ جات بعنوان:

مرزا غلام قادیانی کا اصل نام

مرزا غلام قادیانی اور اس کی ذریت کی
تحریرات کی روشنی میں مرزائی دجل و فریب
اور متضاد بیانات!

search_the_truth2020
SearchTheTruth
SEARCH THE TRUTH
Truth

Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی ہر معاملے میں دجل و فریب اور متضاد بیانیوں سے کام لیتا تھا، یہاں تک کہ اپنے نام کے متعلق بھی اس کی ایک رائے نہ تھی۔

سب سے پہلے مرزا نے اپنا نام "غلام احمد" بتایا

(کتاب البریہ روحانی خزائن 13 صفحہ 162)

پھر اپنے بیان میں تبدیلی کرتے ہوئے اپنا نام "غلام احمد قادیانی" کرلیا اور کہا کہ "اس نام کے اعداد حروف 1300 ہیں اور میں تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن 3 صفحہ 190)

اس پر بھی دل نہ بھرا تو ایک بار پھر اپنے ہی بیانات کا رد کرتے ہوئے اپنا نام "احمد" کرلیا

(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن 16 صفحہ 53)

search_the_truth2020
SearchTheTruth
Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے باپ کے نام سے متعلق لکھا "آپ نے احمد ہی اپنا نام لکھا تھا نہ کہ غلام جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نام احمد تھا۔"
(انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 99)

اور سورۃ الصف کی آیت
"ومبشرا برسول یاتي من بعدي اسمه احمد"
میں نبی کریم حضرت محمد عربی ﷺ کی جگہ مرزا غلام قادیانی کو مراد لیا۔ یعنی قرآن مجید کی آیت کے معنی اور مفہوم میں تحریف کرتے ہوئے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے بعد جن احمد نامی نبی کی بشارت دی تھی وہ نبی کریم حضرت محمد عربی ﷺ نہیں بلکہ مرزا غلام قادیانی ہے۔ (معاذاللہ)
(انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 83)

search_the_truth2020
SearchTheTruth
Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی کے دوسرے بیٹے
مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ
کا نام "احمد" لکھا اور اس پر 14
دلائل پیش کئے اور کہا کہ "جو شخص
اس کے علاوہ کوئی نام بتائے وہ جھوٹا
ہے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے۔"
(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ
(42,43

search_the_truth2020
SearchTheTruth
Scanned with CamScanner

ثابت ہوا کہ مرزا غلام قادیانی، اس کے
بیٹے مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا بشیر
احمد ایم اے، تینوں کے بیانات میں تضاد
پایا جاتا ہے اور سب ہی ایک دوسرے
کے دلائل کا رد کرتے نظر آتے ہیں۔
مرزا بشیر احمد ایم اے کے مطابق تو
مرزا غلام قادیانی اور مرزا بشیر الدین
محمود لعنتی قرار پاتے ہیں!

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

search_the_truth2020
SearchTheTruth
Scanned with CamScanner

مرزا غلام قادیانی اور اس کے بیٹوں کی تحریرات کی روشنی میں مرزائی دجل اور تضاد ملاحظہ کیجئے!

(ماخوذ: مطالعہ قادیانیت، 420 عنوانات پر مشتمل 1000 سوالات)

search_the_truth2020
SearchTheTruth
SEARCH THE TRUTH
Truth

Scanned with CamScanner

ہے۔ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اُتار کر دکھلا دیں۔ صالحین کی اولاد ہو مسجد میں بیٹھ کر تضرّع اور زاری کرو تا کہ عیسٰی ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لاویں اور تم سچے ہو جاؤ۔ ورنہ کیوں ناحق بدظنی کرتے ہو اور زیر الزام آیت کریمہ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] آتے ہو خدائے تعالیٰ سے ڈرو۔

لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو **الآیات بعد المأتین** ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ﴿۱۸۶﴾

[1] بنی اسرائیل:۳۷

ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے **غلام احمد قادیانی** اس نام کے عدد پورے تیرہ ۱۳۰۰ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اِسوقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے آدم کے سن پیدائش کی طرف توجہ کی تو مجھے اشارہ کیا گیا کہ ان اعداد پر نظر ڈالو جو سورۃ **العصر** کے حروف میں ہیں کہ انہیں میں سے وہ تاریخ نکلتی ہے۔

ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا **مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ**۔ یہ وہی

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

قرآن شریف کی یہ تعلیم نہیں ہے اور نہ کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کوئی خونی مہدی یا خونی مسیح آئے گا جو جبراً مسلمان کرے گا اور انسانوں کو قتل کرنا اس کا کام ہوگا۔ جس مہدی یا مسیح نے آنا تھا وہ آچکا۔ کیا ضرور نہ تھا کہ وہ مسیح غلبہ صلیب کے وقت آتا؟ کیا سب سے اوّل درجہ کی علامت مسیح موعود کی یہ نہیں ہے کہ وہ صلیب کے غلبہ میں آئے گا۔ اب خود دیکھ لو کہ اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں صلیبی مذہب کس قدر ترقی کرتا گیا اور کس قدر نہایت سرعت کے ساتھ اس کا قدم دن بدن آگے ہے۔ ایسی قوم ملک ہند میں کونسی ہے جس میں سے ایک جماعت اس مذہب میں داخل نہیں کی گئی۔ کروڑہا کتابیں اور رسالے دینِ اسلام کے ردّ میں شائع ہو چکیں یہاں تک کہ اُمہات المومنین جیسی گندی کتاب بھی تمہاری تنبیہ کے لئے عیسائیوں کے ہاتھ سے شائع ہوئی۔ بیچاری چودھویں صدی میں سے بھی جس پر ایسی ضرورت کے وقت میں مجدد نے آنا تھا سولہ[۱۶] برس گذر گئے لیکن آپ لوگوں نے اب تک مسیح موعود کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ زمین نے صلیبی مذہب کے غلبہ کی وجہ سے مسیح موعود کی ضرورت پر گواہی دی اور آسمان نے خسوف کسوف کو رمضان میں عین مقررہ تاریخوں پر دکھلا کر اُس مہدی معہود کے ظاہر ہو جانے کی شہادت دی۔ اور جیسا کہ مسیح کے وقت کی نشانی لکھی تھی اونٹوں کی سواری اور بار برداری میں بھی ریل گاڑیوں نے فرق ڈال دیا اور جیسا کہ علامات میں لکھا تھا ملک میں طاعون بھی پھوٹی حج بھی روکا گیا اور اہل کشف نے بھی اسی زمانہ کی خبر دی اور نجومی بھی بول اُٹھے کہ مسیح موعود کا یہی وقت ہے☆ اور جس نے دعویٰ کیا اُس کا نام بھی یعنی **غلام احمد قادیانی** ﴿۱۶﴾

☆ **نوٹ**۔ اخبار ڈان میں جس سے پرچہ ٹریبیون مورخہ ۸؍ جولائی ۱۸۹۹ء نے نقل کیا ہے ایک فاضل منجم کی یہ پیشگوئی شائع کی گئی ہے کہ ۱۹۰۰ عیسوی کے ساتھ ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور یہ دونوں سن یعنی ۱۸۹۰ء تا ۱۹۰۰ء ایک عظیم الشان دورہ ختم کرتے ہیں جس کے خاتمہ پر سورج منطقۃ البروج کے ایک نئے بُرج میں داخل ہوتا ہے اور اس ہیئت کی تاثیر سے یعنی جبکہ سورج ایک نئے برج میں داخل ہو جیسا کہ قدیم سے ہوتا رہا ہے ۱۹۰۰ء میں زمین پر مسیح کلمۃ اللہ کا ایک نیا اوتار اور خدا کا ایک نیا مظہر ظہور کرے گا اور وہ مسیح کا مثیل ہوگا اور دنیا کو بیدار کر کے ایک اعلیٰ زندگی بخشے گا۔ دیکھو ٹریبیون ۸؍ جولائی ۱۸۹۹ء مطبوعہ لاہور۔ منہ

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی تیرہ سو[۱۳۰۰] کا عدد جو اِس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے۔ مگر آپ لوگوں کی اب تک آنکھ نہیں کھلی۔ آپ لوگ اِسلام کی ہمدردی کے یہی معنے سمجھتے ہیں کہ اگر ممکن ہو تو ایسے شخص کو جس کے منہ سے اسلام کی مخالفت اور توہین کا کلمہ نکلے سزا دی جائے یا دلائی جائے جیسا کہ اُمہات المؤمنین کے شائع ہونے کے وقت میں بھی یہی کارروائی کی گئی اور گورنمنٹ کو جتلایا گیا کہ ہم اِس کتاب کا جواب لکھنا نہیں چاہتے صرف سزا دلانا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ ایسی درخواست اس صورت میں قابلِ توجہ ہوسکتی تھی کہ کتاب مذکور قانون سڈیشن کے نافذ ہونے کے بعد تالیف ہوتی اس لئے وہ درخواست نامنظور ہوئی۔ اور یہ تو خود آپ لوگ اشارۃً اقرار کر چکے کہ ہم ردّ لکھنا نہیں چاہتے۔ تو گویا نہ اِدھر کے رہے اور نہ اُدھر کے رہے۔ غرض یہ عادت جوش اور اشتعال اور انتقام طلبی کی اچھی نہیں۔ اس سے اِسلام بدنام ہورہا ہے۔ یاد رکھو کہ اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر آوے اور لیاقت صرف اتنی ہو کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دِکھلا کر مسلمان کرنا چاہے تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا نہ صادق۔ جن کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ سچائی اور آسمانی نشانوں کی تلوار دیتا ہے اُن کو اِس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے۔ یہ جہالت اور سخت نادانی ہے کہ اس زمانہ کے نیم مُلّا فی الفور کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبراً مسلمان کرنے کے لئے تلوار اُٹھائی تھی اور انہی شبہات میں ناسمجھ پادری گرفتار ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہوگی کہ یہ جبر اور تعدّی کا الزام اُس دین پر لگایا جائے جس کی پہلی ہدایت یہی ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ[۱] یعنی دین میں جبر نہیں چاہیے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بزرگ صحابہ کی لڑائیاں یا تو اس لئے تھیں کہ کفار کے حملہ سے اپنے تئیں بچایا جائے اور یا اس لئے تھیں کہ امن قائم کیا جائے۔ اور جو لوگ تلوار سے دین کو روکنا چاہتے ہیں ان کو تلوار سے پیچھے ہٹایا جائے مگر اب کون مخالفوں میں سے دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور

[۱] البقرۃ: ۲۵۷

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے کیا کیا معنی ہیں۔ پھر اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی ہندی الاصل نام پالیا۔ تو اس میں حرج کونسا ہو گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بالکل بے بنیاد اور سراسر افترا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سندھی تھا۔ اور اگر کسی مخالف یا معاند کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے تو وہ مرد میدان بن کر سامنے آئے اور اسے پیش کرے ورنہ اس خدائی وعید سے ڈرے۔ جو مفتریوں کے لئے لعنت کی صورت میں مقرر ہے۔ حقیقت یہ ہے جسے ساری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ چنانچہ (۱) یہی نام آپ کے والدین نے رکھا اور (۲) اسی نام سے آپ کے والد صاحب آپ کو ہمیشہ پکارتے تھے اور (۳) اسی نام سے سب دوست و دشمن آپ کو یاد کرتے تھے اور (۴) میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت (از ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء) کے بعض سرکاری کاغذات دیکھے ہیں۔ جواب تک محفوظ ہیں ان میں بھی یہی نام درج ہے اور (۵) اسی نام کی بناء پر دادا صاحب نے اپنے ایک آباد کردہ گاؤں کا نام احمد آباد رکھا اور (۶) دادا صاحب کی وفات کے بعد جو حضرت صاحب کے دعویٰ مسیحیت سے چودہ سال پہلے ۱۸۷۶ء میں ہوئی۔ جب کاغذات مال میں ہمارے تایا اور حضرت صاحب کے نام جائداد کا انتقال درج ہوا۔ تو اس میں بھی غلام احمد نام ہی درج ہوا اور (۷) کتاب پنجاب چیفس میں بھی جو حکومت کی طرف سے شائع شدہ ہے یہی نام لکھا ہے اور (۸) دوسرے بھی سارے سرکاری کاغذات اور دستاویزات میں یہی نام درج ہوتا رہا ہے اور (۹) دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں کے ناموں کا قیاس بھی اسی نام کا مؤید ہے اور (۱۰) خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ہمیشہ اپنے خطوط اور تحریرات اور تصانیف وغیرہ میں ...... یہی نام استعمال کیا اور (۱۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عدالت ہائے انگریزی میں جتنے مقدمات ہوئے ان سب میں حکام اور مخالفین ہر دو کی طرف سے یہی نام استعمال ہوتا رہا اور (۱۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے جب اول المکفرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو لکھا تو انہوں نے اس میں بھی یہی نام لکھا اور (۱۳) اشد المعاندین مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی جملہ مخالفانہ تصنیفات میں ہمیشہ یہی نام استعمال کیا اور (۱۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جن بیسیوں ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اخباروں نے آپ کے متعلق نوٹ لکھے انہوں نے بھی اسی نام سے آپ کا ذکر کیا۔ اگر باوجود اس عظیم الشان شہادت کے کسی معاند کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام غلام احمد نہیں تھا۔ بلکہ سندھی یا کچھ اور تھا۔ تو اس کا ہمارے پاس اس کے سوا کوئی علاج نہیں کہ لعنت الله علی الکاذبین) اسی ضمن میں روایات نمبر ۲۵، ۴۴، ۹۸، ۱۲۹، ۱۳۴، ۴۱۲ اور ۴۳۸ بھی قابل ملاحظہ ہیں جن سے اس بحث پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

﴿52﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کالھواں نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کا منشاء ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا ''میں تو نوکر ہو گیا ہوں'' بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کالھواں قادیان سے جنوب کی طرف دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے اور نوکر ہونے سے مراد خدا کی نوکری ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ جھنڈا سنگھ کئی دفعہ یہ روایت بیان کر چکا ہے اور وہ قادیان کی موجودہ ترقی کو دیکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کا بہت ذکر کیا کرتا ہے اور آپ سے بہت محبت رکھتا ہے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہمارے دادا صاحب کو بوجہ خاندان میں سب سے بڑا اور معزز ہونے کے عام طور پر لوگ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے چنانچہ خود حضرت مسیح موعودؑ بھی عموماً ان کے متعلق یہی الفاظ فرماتے تھے۔

﴿53﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعودؑ صدقہ بہت دیا کرتے تھے اور عموماً ایسا خفیہ دیتے تھے کہ ہمیں بھی پتہ نہیں لگتا تھا۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ کتنا صدقہ

Scanned with CamScanner

استعمال کر سکتے تھے۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ حضرت مسیحؑ ناصری سے پہلے ہوتے یا ان کے وقت میں ہوتے تب بیشک بعد کے لفظ سے آپ کے خلاف حجت ہو سکتی تھی۔ لیکن جبکہ وہ واقعہ میں بعد میں ہیں تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیحؑ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رسول ان کے بعد ہو گا۔ اس سے صرف اتنا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ وہ آپ کی زندگی میں نہیں آئے گا بلکہ بعد وفات آئے گا۔ اور یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا کہ وہ فوراً بعد آئے گا۔ اور پھر فوراً بعد تو رسول کریم ﷺ بھی کہاں ہوئے۔ آپ تو چھ سو سال کے بعد ہوئے تھے اور اگر کہو کہ یہ شرط ہے کہ رسول ہونے کے لحاظ سے وہ فوراً بعد ہی ہو اور یہ صرف رسول کریم ﷺ میں ہی پائی جاتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ ہمارا حق ہے کہ ہم کہیں کہ رسول ہونے کے لحاظ سے نہیں بلکہ احمد ہونے کے لحاظ سے فوراً بعد کہا ہے یعنی جس رسول کی میں خبر دیتا ہوں یہ احمد نام کے لحاظ سے سب سے پہلا ہو گا پس جس سب سے پہلے رسول کا نام احمد ثابت ہو جائے اس کی نسبت یہ پیشگوئی تسلیم کرنی پڑے گی غرض اگر شرائط ہی بڑھانی ہوں۔ تو دوسرا فریق بھی حق رکھتا ہے کہ شرائط بڑھائے اور اگر لغت عرب کے مطابق فیصلہ کیا جائے تو بھی ہماری بات کو رد کرنے کی کسی مخالف کے پاس کوئی وجہ نہیں حضرت مسیحؑ نے بعد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ ان کے بعد ہی ہیں۔ نہ ان سے پہلے نہ ان کے زمانہ میں۔

اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعودؑ ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔

پہلی دلیل

پہلی دلیل آپ کے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کی یہ ہے کہ آپ کا نام احمد تھا اور آپ کا نام احمد ہونے کے مفصلہ ذیل ثبوت ہیں:-

حضرت مسیح موعودؑ کے احمد ہونے کے متعلق پہلا ثبوت

اول اس طرح کہ آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر گاؤں بسایا ہے اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا۔ تو چاہئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔ اسی طرح آپ کے بھائی کے نام پر بھی ایک گاؤں بسایا گیا ہے۔ جس کا نام قادر آباد ہے حالانکہ ان کو غلام قادر کہا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔ اور دونوں بھائیوں کے نام سے پہلے غلام صرف ہندوستان کی رسم و عادت کے طور پر زیادہ

Scanned with CamScanner

کر دیا گیا تھا۔ ہندوستان میں یہ رسم چلی آتی ہے کہ لوگ مرکب نام رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان مرکب ناموں کا کوئی معنی اور کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ مثلاً بعض کا نام محمد احمد۔ محمد علی وغیرہ رکھ دیتے ہیں حالانکہ ان ناموں کے کوئی معنی نہیں محمدؐ ایک الگ نام ہے اور احمد یا علی ایک علیحدہ نام ہے۔ ان دونوں کے ملانے سے کوئی جدید فائدہ حاصل نہیں ہوتا صرف نام لمبا ہو جاتا ہے اور اسی غرض کے لئے یہ الفاظ بڑھائے جاتے ہیں ورنہ ان دونوں ناموں میں سے ایک ہی نام در حقیقت اصل نام ہوتا ہے۔ حضرت صاحبؑ کے خاندان میں بھی غلام کا لفظ سب ناموں کے پہلے بڑھایا جاتا تھا آپ کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ چچوں کا نام غلام حیدر۔ غلام محی الدین تھا۔ اسی طرح آپ کے نام کے ساتھ غلام بڑھایا گیا۔ ورنہ آپ کا نام احمد ہی تھا۔ جیسا کہ آپ کے والد کی اپنی شہادت موجود ہے کہ انہوں نے آپ کے نام پر جو گاؤں بسایا اس کا نام احمد آباد رکھا نہ کہ غلام احمد آباد۔ اور غلام احمد اگر مرکب نام تسلیم کرو تو یہ تو کسی زبان کا نام نہیں عربی زبان میں یہ نام "غُلَامُ اَحْمَدَ" ہونا چاہئے تھا لیکن یہ آپ کا نام نہ تھا فارسی ترکیب لو تو "غلام احمد" ہونا چاہئے تھا لیکن آپ کا نام یوں بھی نہیں۔ کیونکہ آپ کے نام میں میم پر جزم ہے زیر نہیں ہے۔ اور اگر اردو یا پنجابی ترکیب سمجھو تو "احمد کا غلام" یا "احمد دا غلام" ہونا چاہئے تھا مگر اس طرح بھی نہیں۔ پھر یہ کون سی زبان کا نام ہے جو حضرت صاحبؑ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پس سچی بات یہی ہے کہ آپ کا نام احمد تھا اور غلام صرف خاندانی علامت کے طور پر شروع میں بڑھا دیا گیا تھا۔

دوسرا ثبوت

دوسرا ثبوت آپ کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ آپ نے اپنے سب لڑکوں کے ناموں کے ساتھ احمد لگایا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اپنا نام احمد ہی جانتے تھے تبھی تو علامت کے طور پر سب بیٹوں کے نام کے بعد احمد لگایا۔ ورنہ جبکہ احمد لگانے سے معنوں کے لحاظ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا۔ تو پھر احمد بڑھانے کا کیا فائدہ تھا؟ ظاہر ہے کہ احمد حضرت صاحبؑ کا نام تھا اور وہ خاندانی علامت کے طور پر ہر ایک لڑکے کے نام کے ساتھ بڑھا دیا گیا۔

تیسرا ثبوت

تیسرا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احمد ہونے کے متعلق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے جس نام پر بیعت لیتے رہے ہیں وہ احمد ہی ہے کہ آپ نے کبھی غلام احمد کہہ کر بیعت نہیں لی۔ چنانچہ آپ میں سے سینکڑوں آدمی ایسے

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

ہوں گے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ آپ یہی کہہ کر بیعت لیا کرتے تھے کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ پس آپ لوگ بتائیں کہ آپ نے احمد کے ہاتھ پر بیعت کی تھی یا غلام احمد کے ہاتھ پر(چاروں طرف سے بڑے زور کے ساتھ آوازیں آئیں کہ ہم نے احمد کے ہاتھ پر بیعت کی تھی) اگر آپ کا نام غلام احمد ہوتا۔ تو آپ بیعت لیتے وقت یہ فرماتے کہ کہو آج میں غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ پس ثابت ہے کہ آپ اپنا نام احمد ہی قرار دیتے تھے۔

چوتھا ثبوت

چوتھا ثبوت آپ کے احمد ہونے کے متعلق یہ ہے کہ آپ نے اپنی کئی کتابوں کے خاتمہ پر اپنا نام صرف احمد لکھا ہے جو اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ آپ کا نام احمد ہے اگر احمد آپ کا نام نہ ہوتا تو کیوں آپ صرف احمد لکھتے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد تھا تو آپ کا اصل نام غلام قرار پا سکتا ہے نہ کہ احمد۔ پس اگر مختصر نام آپ کبھی لکھتے غلام لکھ سکتے تھے۔ نہ کہ احمد۔ لیکن آپ نے احمد ہی اپنا نام لکھا ہے نہ کہ غلام جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نام احمد تھا۔

پانچواں ثبوت

پانچواں ثبوت یہ ہے کہ یہی غیر مبائعین جو آج ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کو احمد لکھتے ہیں۔ وہ بار بار اپنی کتابوں میں حضرت مسیح موعودؑ کو احمد قادیانی لکھتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے ہی حضرت صاحبؑ کے حالات کے متعلق ایک رسالہ لکھا تھا۔ اس کا نام ہی احمد رکھا تھا۔ اگر آپ احمد نہیں تھے تو آپ کے حالات پر جو رسالہ لکھا گیا اس کا نام احمد کیوں رکھا گیا۔ اسی طرح خواجہ صاحب نے اپنی تحریروں میں حضرت صاحب کو احمد لکھا ہے۔

غرض یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تو یہ کہتے رہے کہ آپ احمد ہیں۔ لیکن آج دھوکا دیتے ہیں کہ آپ احمد نہیں ہیں۔

چھٹا ثبوت

حضرت صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے۔ ہاں ایک یا دو جگہ غلام احمد بھی آیا ہے۔ اور ان مقامات کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہاں بطور صفت کے آیا ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ جبکہ صفت احمدیت کے مظہر اتم تھے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ غلامِ احمد بھی ضرور تھے۔ پس ان چند مقامات سے یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ نام نہیں

Scanned with CamScanner

تھا وہ بے تحاشا مجھے گالیاں دینے لگ گیا اور میں خاموش سنتا رہا اور خیال کرتا رہا کہ میں اب کروں تو کیا کروں اور اسے کیونکر چپ کراؤں لیکن کچھ نہ سوجھتا۔ آخر کچھ دیر کے بعد اسی جگہ سے ایک صف میں سے ایک اور شخص نکلا اور وہ اس کو گالیاں دینے لگ گیا جب اس نے بھی گالیاں دینی شروع کیں تب جا کر وہ پہلا شخص خاموش ہؤا بعد میں معلوم ہؤا کہ یہ دونوں دیوانے تھے اور اتفاق سے اس جگہ اکٹھے ہو گئے تھے۔ اسی طرح اگر ادھر سے چپ ہو جائیں تو وہ گالیوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اعتراض پر اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں اور آگا پیچھا کچھ نہیں دیکھتے۔ لیکن اگر ان کے اعتراضات کا جواب دیا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ جو اعتراضات وہ ہم پر کرتے ہیں وہ ہم پر نہیں بلکہ ان پر پڑتے ہیں تو پھر اپنے حملوں میں وہ ذرا محتاط ہو جاتے ہیں۔

غرض اس جھگڑے میں ہمارا روپیہ اور وقت بہت کچھ ضائع ہؤا۔ نہ ان کے حملوں پر خاموش ہو سکتے ہیں کہ بعض کمزور طبائع لوگوں کو ابتلاء نہ آ جائے اور نہ ان کا جواب دینے کو دل چاہتا ہے کیونکہ اس وقت اور اس روپیہ کو خدمت دین اسلام میں خرچ کرنے سے بہت سے نیک نتائج کے نکلنے کی امید ہوتی ہے مگر مجبوراً ان لوگوں کی طرف توجہ کرنی ہی پڑتی ہے اس وقت بھی جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ گو میں اور مضامین بیان کرنا چاہتا تھا۔ لیکن موجودہ اختلاف کی وجہ سے دو اختلافی مسائل پر بھی کچھ بیان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ اور پہلے انہی اختلاف کو شروع کرتا ہوں۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعودؑ کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا اور کیا سورۃ الصف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہو گا بشارت دی گئی ہے آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق۔

اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعودؑ ہیں

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے۔ میں اس بات کے ثبوت میں اپنے

Scanned with CamScanner

بالکل جھوٹ تھی۔ اور اس کا نام عبدالحمید تھا۔ نہ عبدالمجید جیسا اس نے بیان کیا تھا۔ نہ وہ بٹالہ کا برہمن تھا۔ بلکہ پیدائشی مسلمان علاقہ جہلم سے تھا۔ اس کا چچا برہان الدین غازی ایک مشہور مذہبی جنونی ہے۔ ان کا تمام کا تمام خاندان میرزا قادیانی پر فدائی مرید ہے۔ یہ نوجوان عیسائی ‹۱۳۴›
مذہب کے متلاشیوں کی طرح گجرات میں رہا تھا۔ اس نے اپنے چچا کے چالیس روپے چرا کر بُرے کاموں میں خرچ کئے۔ جس پر اس کے چچا نے میرزا قادیانی کے پاس اس کو بھیج دیا۔ میں خود بیاس گیا۔ اور پھر اس سے دریافت کیا۔ اور پانچ گواہوں کے سامنے اس نے کھلا کھلا اقرار کیا کہ اسے میرزا غلام احمد نے میرے قتل کے لئے بھیجا ہے۔ وہ موقعہ کی تلاش میں تھا کہ جب کبھی وہ مجھے سویا ہوا یا کسی اور حالت میں پائے تو میرے سر کو پتھر سے یا کسی اور ایسی چیز سے پھوڑے۔ اس نے یہ تمام واقعات اپنی مرضی سے لکھے۔ میں اس لکھے ہوئے کاغذ کو پیش کرتا ہوں جس پر اس نے آٹھ گواہوں کے سامنے دستخط کئے۔ میری واقفیت میرزا صاحب سے

بقیہ حاشیہ

کا قائم مقام ہو جائے۔ تا اگر ایسی خوش بیانی سے کسی کا وقت خوش ہو تو اس سوانح نویس کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے دعا بھی کرے۔ اور صفحات تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن بزرگ محققوں نے نیک نیتی اور افادہ عام کے لئے قوم کے ممتاز شخصوں کے تذکرے لکھے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔

اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے☆ اور میرے بزرگوں کے ‹۱۳۴›

حاشیہ در حاشیہ

☆ عرصہ سترہ یا اٹھارہ برس کا ہوا کہ خدا تعالیٰ کے متواتر الہامات سے مجھے معلوم ہوا تھا کہ میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں۔ وہ تمام الہامات مَیں نے ان ہی دنوں میں براہین احمدیہ کے حصہ دوم میں درج کر دیئے تھے جن میں سے میری نسبت ایک یہ الہام ہے خُذوا التوحید

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

ولٰکن تحدیث لنعم اللّٰہ الذی ھو غارسٌ لھٰذا

مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او ایں نونہال را نشانیدہ است

مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس - وانی غسلت بماء النور وطھرت بعین

ومن بآب نور غسل دادہ شدم و بچشمہ

اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس - وسمّانی ربّی

پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکہا و کدورت ہا۔ ونام من رب من

میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم

احمد نہاد۔ پس ستائش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بدرجہ

احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

﴿۲۱﴾ الٰی الابلاس - و من حمدنی وما غادر من نوع

نومیدی مرسانید وہر کہ ستائش من کرد وقسمے از ستائش نگذاشت

درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمدٍ فما مان - و من کذب ھٰذا البیان فقد

پس او دروغ نہ گفت ومرتکب کذب نشد وہر کہ تکذیب ایں بیان کرد پس او

تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان - واغضب الرحمٰن - فویلٌ للذی شک

دروغ گفتہ است وخدائے خود را در غضب آوردہ۔ پس براں شخص واویلاست کہ شک کرد

بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد

مرتب: مستورات سرچ دی ٹرتھ ختم نبوت گروپ

search_the_truth2020
SearchTheTruth

Scanned with CamScanner